مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ
نومبر ۲۰۲۵

النداء

اللہ تعالیٰ کا ذکر

سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

پڑھیے: احمدیت کا تعارف

از تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ: دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،
محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

Photo by: Hasoor Ahmad Eqan

AN-NIDA MAGAZINE

مجلہ النداء مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، جاری شدہ 1989

فہرست

مضامین	صفحہ
قرآن کریم	4
حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	7
کلام الامام امام الکلام	8
فرمان خلیفۂ وقت	11
پیغام صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا	12
اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔	14
اسلام احمدیت کا تعارف	16
دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے	20

اشاعت ٹیم

صدر مجلس
شاہ رُخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مُدیرِ اعلیٰ
عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی
ابدال احمد مانگٹ صاحب

مدیر اردو
حصور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت
رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

ریویو بورڈ ٹیم ممبران
نبیل مرزا صاحب مربی سلسلہ
فرخ طاہر صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران
عطاالکریم گوہر
اسد علی ملک
ثمر فراز خواجہ
فراست احمد بشارت

ڈیزائن
حنان احمد قریشی

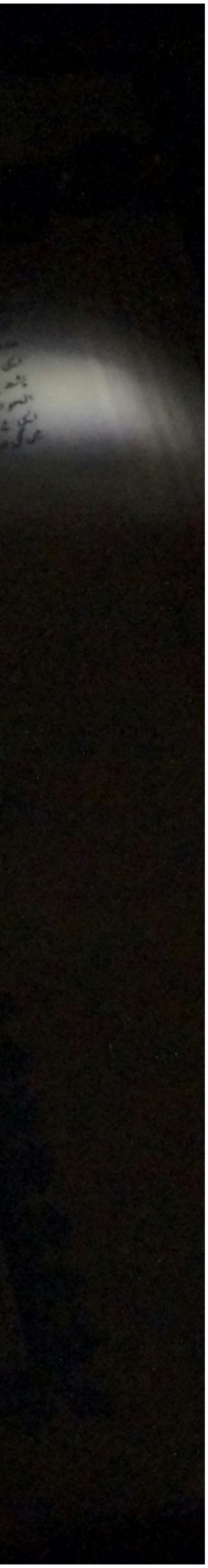

قال اللہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ

(یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔

سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

الرعد:۲۹

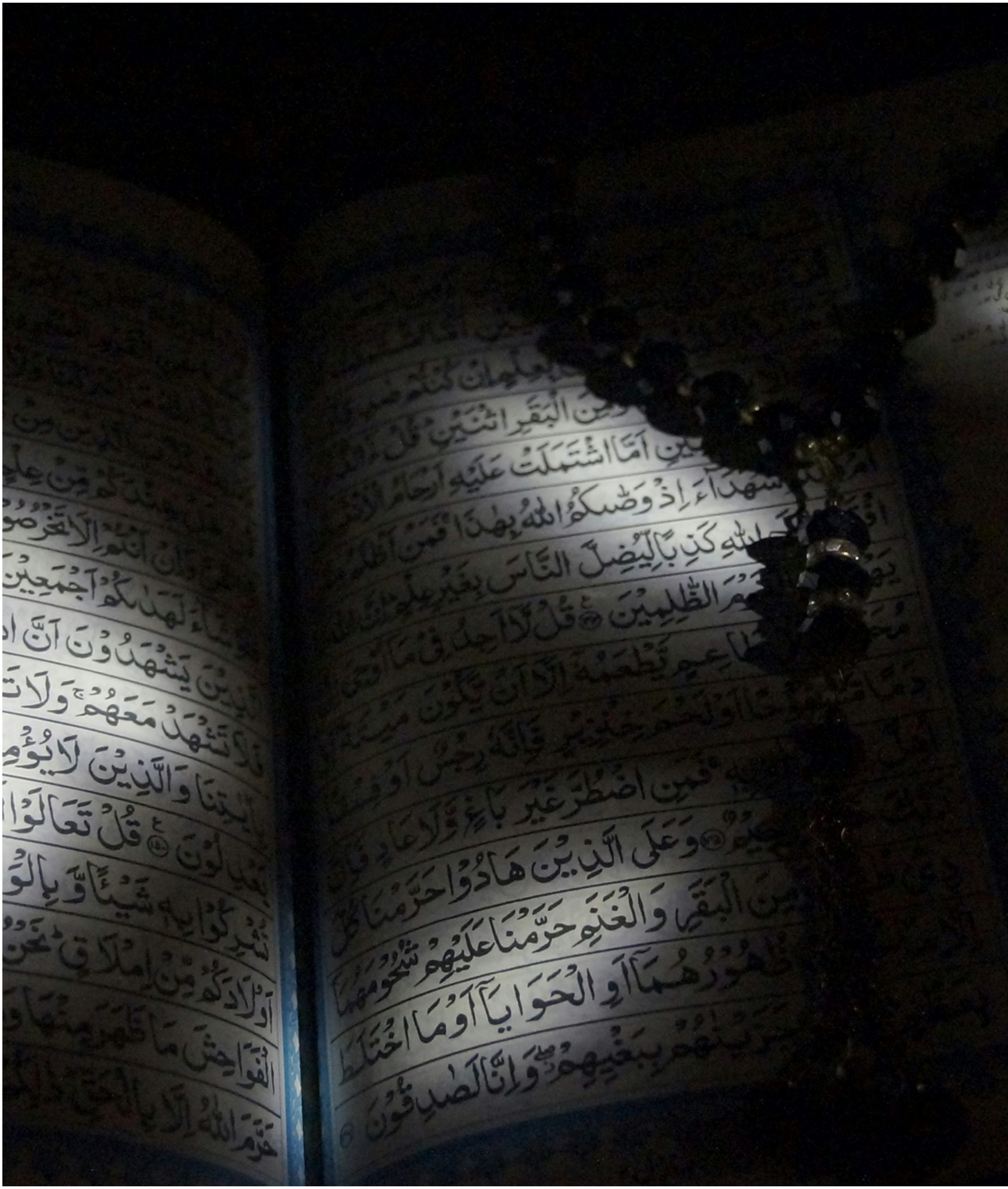

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم:

”لاَ يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں حلقہ میں لے لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور اُن پر سکینت اترتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فَضْلِ الاِجْتِمَاعِ عَلَى تِلاَوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ)

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ

’’قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا: اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد 4، صفحہ 426)

صلوٰة

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اس لئے فرمایا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

اطمینان، سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد4، صفحہ 426)

UL AH YYA UK
JTEM 024

فرمان خلیفہ وقت

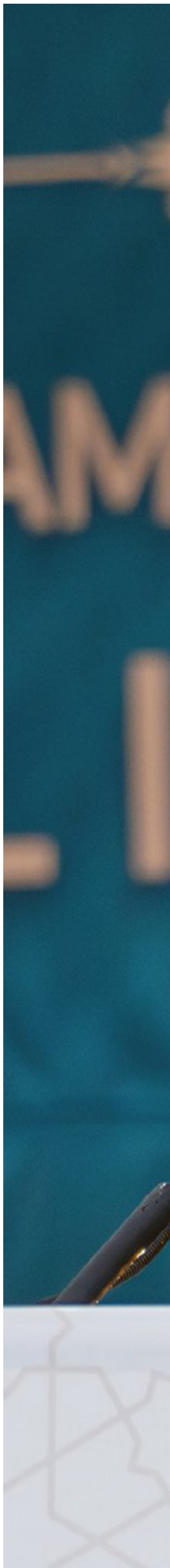

”پس ہر احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے۔... اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا ذکر کرنے والوں کو، حقیقی طور پر میرا ذکر کرنے والوں کو، ان حکموں پر عمل کرنے والوں کو میں اطمینان قلب دوں گا۔ دل کو چین اور سکون ملے گا۔ جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ(الرعد:29) یعنی سمجھ لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ اور یہ ذکر نمازوں کے علاوہ بھی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہر وقت اللہ کی یاد یہ ذکر ہی ہے۔ اگر اللہ کا خوف دل میں رہے تو آدمی مختلف دعائیں مختلف وقتوں میں پڑھتا رہتا ہے۔ کئی کام اس لئے نہیں کرتا کہ اللہ کا خوف آجاتا ہے۔ تو اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا ہے کہ اللہ کا ذکر صرف نمازوں میں نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5مئی2006ء)

MAJLIS
KHUDDAMUL
AHMADIYYA
CANADA

پیغام صدر مجلس

خصوصی پیغام از صدر صاحب مجلس خدام الا حمدیہ کینیڈا،
مکرم و محترم شاہ رُخ رضوان عابد صاحب

میرے عزیز خدام بھائیو،

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہر نیا سال ایک نعمت ہے جو ہمیں اپنے ارادوں کا جائزہ لینے، خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرنے، اور اپنے دین کی خدمت کے لیے خود کو دوبارہ وقف کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

سب سے پہلے، میں نہایت عاجزی کے ساتھ تمام کینیڈا کے خدام سے درخواست کرتا ہوں کہ اس نئے سال میں دعا کے ساتھ قدم رکھیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ آنے والا سال کامیابی، اتحاد اور روحانی ترقی سے بھر دے۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں۔ ہر خادم اور طفل کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ وہ ایمان میں ثابت قدم رہیں اور خلافت اور اسلام احمدیت کے سچے خادم بنیں۔

میں تمام خدام کو یہ بھی تلقین کرتا ہوں کہ نئے سال کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمت میں محبت و عقیدت کے اظہار اور دعاؤں کی درخواست کے ساتھ ایک خط لکھ کر کریں۔ انہی خطوط کے ذریعے ہم خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ کرتے ہیں، جو جماعت احمدیہ کا دل ہے، اور انہی کے ذریعہ ہم ان پُرآشوب زمانوں میں رہنمائی پاتے ہیں۔

جب ہم اس نئے سال کا آغاز کر رہے ہیں تو ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت نئے جوش و جذبے اور خلوص کے ساتھ کریں گے۔ ہمارا مقصد صرف چند ذمہ داریاں ادا کرنا نہیں، بلکہ تقویٰ، نظم و ضبط، اور قربانی کے جذبے کو اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یاد دلایا ہے کہ حقیقی خدمت اخلاص اور عاجزی میں پوشیدہ ہے۔ لہٰذا جو بھی خدمت ہمیں سپرد کی جائے، خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، ہمارے دلوں کا محرک شہرت یا تعریف کی خواہش نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کے دین کی محبت ہو۔ تبھی ہم حقیقی معنوں میں حضرت مسیح موعودؑ اور اُن کے خلفاء کے نقشِ قدم پر چلنے والے کہلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ یہ نیا سال روحانی ترقی، بھائی چارے، اور خدمت کا سال بن جائے۔ وہ ہماری عاجزانہ کاوشوں کو قبول فرمائے، ہماری کوتاہیوں کو معاف کرے، اور ہم میں سے ہر ایک کو پیارے خلیفۃ المسیح کے لیے باعثِ فخر بنائے۔ آمین۔

والسلام،

شاہ رخ رضوان عابد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا

(تحریر ازارسلان احمد، مجلس مقامی)

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے.

معزز قارئین! اگر ہم تاریخِ انسانیت پر نظر دوڑائیں تو اس کا اکثر حصہ دُکھ اور بے چینی میں مبتلا نظر آتا ہے۔ مشرق کے لوگ بھی بے چین نظر آتے ہیں اور مغرب کے بھی۔ ماضی بھی بے چین تھا اور آنے والا مستقبل تو ہمیں ایسے خطروں کی خبر دیتا ہے کہ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آج دنیا میں ایسی جنگ برپا ہے کہ بھائی بھائی سے لڑتے نظر آتے ہیں اور امن کلی طور پر مفقود نظر آتا ہے۔ انسانی روح بے چینی سے سوال کرتی ہے کہ اس بھٹکی ہوئی دنیا میں امن کیونکر قائم ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ اُس خدا کے ذریعہ سے جو امن و آشتی کا سرچشمہ و مبدع ہے۔

پیارے بھائیو! اس بھٹکی ہوئی دنیا میں ہماری امیدیں اُسی ذات سے وابستہ ہیں جس نے اپنا نام **السلام** اور **امن دینے والا** رکھا ہے۔ یعنی وہ خدا جس نے ہر زمانے میں اپنے پیاروں کو امن کا چولہ پہنایا۔ وہی خدا جس نے ابراہیمؑ کے لیے آگ کو سلامتی بنایا، اور آلِ موسیٰ کو خوف کے چنگل سے بچا کر امن کی جگہ عطا کی۔

احادیث میں آنحضرت ﷺ نماز کے بعد اللھم أنت السلام ومنك السلام کی دعا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ: اے خدا! تیری ذات مجسم سلامتی ہے اور ہر قسم کی سلامتی تجھ ہی سے وابستہ ہے۔ پس خدا ہی تو تھا جس نے دنیا کو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مظہر پا کر امن کا بیج بویا اور وہ ایسا پھولا پھلا کہ جو قبیلے صدیوں سے جنگ کی آگ میں گرفتار تھے بِنِعْمَتِهٖٓ إِخْوَانًا بن گئے، اور ابراہیمؑ سے کیا ہوا وعدہ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا پورا کر دکھایا۔ یہ امن صرف آنحضرت ﷺ کی زندگی تک ہی نہ رہا بلکہ آپ کی وفات کے بعد وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور ایک عورت حجاز سے لے کر مکہ تک سفر کرتی اور اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہ ہوتا۔

عزیز بھائیو! پس ہر ایک امن، خواہ وہ بیرونی ہو یا اندرونی، ذاتی ہو یا عمومی، خدا تعالیٰ کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ وہی ہے جو مظلوموں کو سہارا اور بے چین دلوں کو تسلی دیتا ہے۔ اور اُسی کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

(الرعد:۲۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہر شخص کا انفرادی امن بھی، اور معاشرے کا امن بھی، اور دنیا کا امن بھی اُس ذات کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہے جو امن دینے والی ذات ہے۔“

(خطبہ جمعہ 16 جولائی 2007ء)

پس آج لوگ depression کا شکار نظر آتے ہیں اور امن کے خاطر طرح طرح کی تدبیریں نکالتے ہیں، لیکن نامکمل خواہشات ان کو بے چین پر بے چین کرتی چلی جاتی ہیں۔ آج دنیا کو کون سمجھائے کہ حقیقی اور دائمی امن صرف ذاتِ باری تعالیٰ میں ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس فلسفے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اصلی مقصد کے ملنے کے ساتھ ہی تڑپ دُور ہو جاتی ہے اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ پس چونکہ اصل مقصد انسانی پیدائش کا خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے، جب خدا مل جاتا ہے تو کوئی جلن اور تڑپ نہیں رہتی بلکہ اطمینان ہی رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا کی جستجو میں رہتے ہیں، ان کو جس قدر ترقی ملتی ہے، ان کی جلن بڑھتی جاتی ہے۔ مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور جس قدر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اتنا ہی اس کے دل کا اطمینان بڑھتا جاتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد ۵، صفحہ 68)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھر بھی غم پہنچتا تو فوراً نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے کہ دل کے اطمینان کے لیے نماز سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے خوف کو دُور کر کے امن سے بدل ڈالتا ہے۔ پس بعینہٖ یہی نقشہ ہمیں مسیح موعودؑ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ مشکلات کے طوفان میں مسیح موعودؑ کا چہرہ ایسا پُر امن نظر آتا تھا کہ سب خیر ہے اور بس امن ہی امن ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس سے حقیقی امن پھوٹتا ہے، اور خوف بھاگ جاتا ہے۔ جو اس سے تعلق پکڑتا ہے، اسے اطمینان دیا جاتا ہے۔ میں اپنے مضمون کا اختتام مسیح موعودؑ کے ایک صحابی کے واقعہ سے کرنا چاہتا ہوں۔ ایک انگریز صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کے متعلق لکھتا ہے:

”میں نے اس بزرگ کو وفات سے قبل زنجیروں میں جکڑا ہوا پایا۔ اس کے چہرے پر ایسی بے خوفی اور ایسا امن اور ایسا اطمینان دیکھا کہ وہ نظارہ آج تک مجھے نہیں بھولتا۔“

(خطباتِ طاہر جلد ۲، صفحہ ۲۹)

کیا خدا کے سوا یہ سکون و اطمینان مل سکتا ہے؟

مجھے اُس یار سے پیوندِ جاں ہے
وُہی جنت، وُہی دارالاماں ہے

(دُرِّ ثمین اُردو)

اسلام احمدیت کا تعارف

مولانا عبد السمیع خان صاحب، مربی سلسلہ

داعیان الی اللہ اور ہر مذہب وملت میں تبلیغ کرنے والوں کے لئے

- اسلام کے لغوی معنی اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں اور اصطلاحی طور پر یہ اس دین یا آسمانی پیغام کا نام ہے جو آج سے قریبا 14 سو سال قبل عرب کے علاقے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ اور احمدیت اسلام کی اس سچی اور خالص تشریح کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں آنے والے مامور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو سکھائی۔

- اسلام کوئی نیا دین نہیں بلکہ اس سے پہلے آنے والے مختلف انبیاء کے پیغام کی جامع اور مکمل اور آخری شکل ہے۔ سب ادیان کے ماننے والے خدا کی نظر میں مسلم تھے مگر اب محمد رسول اللہ ﷺ کو ماننے والوں کو مسلم یا مؤمن کہا جاتا ہے۔

- حضرت محمد ﷺ 570ء عیسوی میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ پر 23 سال خدا کا کلام نازل ہوتا رہا جس کو خود خدا نے قرآن کا نام دیا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ۔ چنانچہ اب یہ کتاب دنیا کی کم از کم 76 زبانوں میں تراجم کے ساتھ موجود ہے اور دنیا میں

سب سے زیادہ پڑھی اور لکھی جانے والی کتاب ہے اور لاکھوں لوگوں کو پوری طرح یاد ہے۔

- محمد رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے تمام احکام پر عمل کر کے سنت قائم کی اور اعلیٰ ترین اخلاق کا نمونہ دکھایا۔ دعویٰ سے پہلے بھی آپ کی ساری قوم آپ کو صادق اور امین کہتی تھی اور آپ کا کردار آج بھی اسوہ حسنہ ہے۔
- اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اس دنیا کا ایک ہی خالق اور مالک ہے جس کا ذاتی نام اللہ ہے اور وہ لامحدود صفات حسنہ کا جامع ہے اور تمام بد خصائل سے پاک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا، کوئی ہمسر اور کوئی شریک نہیں۔ اس کے علاوہ سب کچھ فانی ہے۔اس کا الہام اور کلام ہمیشہ جاری ہے ۔

- اللہ تعالیٰ نے اس وسیع و عریض کائنات کو نہایت حق و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ۔ جس کا مرکزی نقطہ انسان ہے ۔ اسی لئے تمام زمین و آسمان کو انسان کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے ۔انسان کو دوسری تمام مخلوقات پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ صرف انسان ہی خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنا کر اپنے محدود دائرے میں ان کو ظاہر کر سکتاہے اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اور یہ امتحان جاری ہے کہ کون نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے ۔اس کے حساب کے لئے خدا نے دوسری دنیا مقرر کی ہے جس میں جنت اور جہنم کا فیصلہ ہو گا اور یہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔

- تمام انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں۔ کسی کو رنگ، نسل ،قوم، ملک، طاقت، اور دولت کی وجہ سے کوئی فضیلت نہیں۔ انتظامی امور میں بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں مگر خدا کے نزدیک معزز وہ ہے جو اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرتاہے۔

- خدا نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہر قوم اور ہر علاقہ میں رسول اور نبی مبعوث کیے۔ مگر چونکہ انسانی شعور ناپختہ تھا اور انسانوں کا آپس میں رابطہ بھی نہیں تھا اس لئے ان تمام پیغمبروں اور تعلیمات کا دائرہ وقتی اور قومی تھا۔ وہ سب خدا کی طرف سے تھے اور قابل عزت ہیں۔ خدا کی طرف منسوب ہونے والے سب مذاہب آغاز میں سچے تھے مگر ان کا زمانہ ختم ہو گیا اور ان کی تعلیمات موجودہ حالات سے ہم آہنگ نہیں۔

- جب انسانی شعور ایک خاص حد تک مکمل ہو گیا اور دنیا کے امت واحدہ بننے کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے کامل اور آخری شریعت حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ نازل فرمائی جو سب قوموں اور سب زبانوں اور قیامت تک کے لئے ہے اور اس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ آپ خاتم النبیین ہیں یعنی اب تمام روحانی برکتیں آپ کی پیروی اور اتباع سے ملیں گی ۔

- رسول کریم ﷺ اور اسلام کے متعلق دنیا کے قریباً ہر مذہب میں استعاروں کے رنگ میں پیشگوئیاں موجود ہیں جو ان نبیوں کو بھی اور اسلام کو بھی سچا ثابت کرتی ہیں۔

- اسلام کی بنیاد توحید یعنی اللہ کے ایک ہونے پر ہے اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کی تمام تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

- اسلام نے توحید کے لفظی اقرار کے علاوہ اجتماعی عبادات قائم کیں ہیں جو خدا سے تعلق جوڑنے کے لئے ضروری ہیں جو اصولاً تو آغاز نبوت سے ہیں مگر ان کی جامع شکل اسلام نے پیش کی ہے۔ مثلاً روزانہ 5 وقت کی باجماعت نماز، ماہ رمضان کے روزے، خانہ کعبہ کا حج، اور زکوۃ یعنی دین اور انسانیت کے لئے مالی قربانی۔

- اسلام نے ہر قسم کی مخلوق کے لئے حقوق و فرائض مقرر کیے ہیں۔ مثلاً والدین، اولاد، بیوی، بھائی بہن، دیگر رشتہ دار، ہمسایہ، دوست، افسر، ماتحت، حتی کہ جانوروں اور راستوں کے حقوق بھی مقرر فرما دیے۔اسلام چاہتا ہے کہ تمام انسان اپنے حقوق و فرائض ادا کر کے ایک جنت نظیر معاشرہ قائم کریں اور جو لوگ اس میں رکاوٹ ڈالیں انہیں مناسب تنبیہ کی جائے اور سزا دی جائے ۔مگر اس کا تعلق حکومت سے ہے کسی فرد کو قانون ہاتھ میں لینے کا حق نہیں ۔

- رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی جانشینی یعنی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور مسلمان ظاہری لحاظ سے بھی ترقی کرتے گئے اور تین بر اعظموں پر ان کی حکومت قائم ہو گئی۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق آہستہ آہستہ وہ روحانی لحاظ سے کمزور ہوتے چلے گئے۔ مگر اس دور میں بھی بے شمار اہل اللہ ،مجدد دین اور صاحب وحی و الہام لوگ ان کی رہنمائی کے لئے موجود رہے مگر یہ تفرقہ کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔

- قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے زمانہ کی پیشگوئی بھی کی تھی کہ مسلمان بہت سے فرقوں میں بٹ جائیں گے اور اسلام کا نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ دجال اور یاجوج ماجوج ظاہر ہو جائیں گے اور تمام مذاہب اسلام کو مٹانے کے لئے اس پر حملہ آور ہو جائیں گے ۔ تب خدا رسول کریم ﷺ کے متبعین میں سے ایک شخص کو مسیح و مہدی کے نام سے مبعوث کرے گا جو ایمان کو دنیا میں دوبارہ قائم کرے گا اور اسلام کو تبلیغ کے ذریعہ غالب کرے گا ۔

- وہ مصلح عین وقت پر اسلام کی 14ویں صدی ہجری میں آیا ۔ ہندوستان کے ایک قصبہ قادیان میں ایک عاشق رسولﷺ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے 1882 ء میں اس زمانہ کے مامور ہونے کا دعوی فرمایا ۔ آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کے لئے مہدی، عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں اور دیگر مذاہب جو آخری زمانہ میں ایک مامور من اللہ کا انتظار کر رہے ہیں وہ میں ہی ہوں۔میری کتاب اور کلمہ اور دین وہی ہے جو مسلمانوں کا ہے آپ نے 90 کے قریب کتب لکھ کر اسلام کی اسچائی اور اپنی صداقت ثابت کی اور کثرت سے انعامی چیلنج دیئے۔

- مسیح موعود نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصری نہ خدا ہیں نہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ بلکہ ایک بزرگ نبی ہیں دوسرے نبیوں کی طرح آئے اور دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہو گئے۔اللہ نے ان کو صلیب سے بچایا اور کشمیر ہندوستان میں ان کی قبر ہے ۔ آنے والے کو مسیح ناصری سے بہت سی مشابہتوں کی وجہ سے مسیح موعود کا نام دیا گیا ہے۔کوئی کفارہ اور تثلیث انجیل سے ثابت نہیں اب اسلام ہی نجات کا ذریعہ ہے ۔

- حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں تمام موعودہ علامات پوری ہو گئیں اور ہوتی جا رہی ہیں۔ آپ کے لئے خدا نے بڑے بڑے نشان دکھائے جیسے آسمان پر کسوف خسوف اور زمین پر طاعون اور زلازل وغیرہ۔

- آپ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور خدمتِ اسلام کی عالمی مہم کا آغاز کیا۔ آج احمدیت دنیا کے 214 ممالک میں موجود ہے۔ جماعت احمدیہ قرآن و حدیث کے متعدد زبانوں میں تراجم کر رہی ہے مساجد بنا رہی ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے اور عالمی امن کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس کا ماٹو ہے Love for all, Hatred for none ۔

- حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ کی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور اب آپ کے 5ویں جانشین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) جماعت کی قیادت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی نصرت کے نشان دکھاتا ہے۔ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے اور ان کے منصوبوں کو کامیابی عطا کرتا ہے۔

- جماعت احمدیہ کا اصلی مرکز تو قادیان ہے مگر 1947ء میں انڈیا کی تقسیم کے بعد فسادات کی وجہ سے پاکستان میں نیا مرکز ربوہ کے نام سے بسایا گیا۔ لیکن جب وہاں بھی مذہبی آزادی نہ رہی تو اب امام جماعت احمدیہ لندن میں قیام پذیر ہیں۔

- جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org ہے۔اس پر جماعت کا تعارف، کتب، نشانات، اعتراضات اور ان کے جوابات کی پوری تفصیل موجود ہے۔جماعت کا ٹی وی چینل MTA کے نام سے 24 گھنٹے دینی تعلیمات پھیلا رہا ہے ۔

- آپ کسی بھی مذہب اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ ہم سے رابطہ کریں سوال پوچھیں اپنی تسلی کریں اور امام جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو جائیں کیونکہ

- اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کر کے آپ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کریں گےاور آخرت میں سرخرو ہوں گے ۔

- قرآن کریم کی اتباع کر کے آپ ایک خوبصورت معاشرہ قائم کریں گے جس کی بنیاد باہمی امن اور رواداری اور محبت پر ہو گی۔

- حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر آپ ایک عظیم تربیتی اور تبلیغی نظام کا حصہ بنیں گے جس کو دنیا رشک کی نظر سے دیکھتی ہے۔

دلوں کا سکون
اللہ کے ذکر میں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سورۃ الرعد کی آیات ۲۸ اور ۲۹ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَهْدِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ خدا تعالیٰ ہدایت کی راہیں اُن لوگوں پر کھولتا ہے جو اُس کی طرف جھکتے ہیں اور اُس سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ الَّذِيْنَ آمَنُوْا جو لوگ دل سے ایمان لاتے ہیں اور زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں اور ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ اور اُن کی ساری کی ساری زندگی ثابت کرتی ہے کہ اُن کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر سے مطمئن ہیں۔ اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے انسانی قلوب اطمینان اور تسکین خوشی اور مسرت کی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔

دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں اور لوگوں کے ایسے گروہ ہیں جو دنیوی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں لیکن جب ہم ان کی زندگیوں پر غور کرتے ہیں تو اُن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہمیں اطمینان کا فقدان نظر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں دنیا سے بہت کچھ ملا لیکن ان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا اور وہ اس کی تلاش میں ہیں۔ اگر انسان سوچے تو یہی بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی انسان کو مطمئن کر سکتی ہے اور اس کے دل میں اطمینان پیدا کر سکتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے تسکین قلب حاصل ہو سکتی ہے۔...

ذکر کے معنے ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے جو انعامات نازل ہوتے ہیں ہم اُن پر غور کریں۔ ہم اپنی بے کسی کو سامنے رکھیں اور اس کی نعمتوں پر توجہ دیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے۔ ہماری زندگی کی کوئی ایک بھی ساعت ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہم پر نازل نہ ہو رہی ہو۔ ایک یا دو رحمتوں کا سوال نہیں بلکہ ہر آن اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں اور میں یہ جو کہتا ہوں کہ ہر گھڑی اور ہر آن بے شمار رحمتیں نازل ہو رہی ہیں تو اس میں میں کوئی مبالغہ نہیں کر رہا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کی وسعتوں کا ہمارے الفاظ احاطہ نہیں کر سکتے حقیقت اس سے بھی زیادہ ہے جتنی ہم بیان کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔''

(انوار القرآن، جلد ۲، صفحہ ۳۴۸-۳۴۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’ان کو سمجھائیں کہ Inferiority Complex یعنی احساس کمتری میں کہیں طمانیت نہیں ملے گی آپ کو۔انتقام میں کوئی طمانیت نہیں ہے۔دنیا کی لذتوں کی پیروی میں کوئی طمانیت نہیں ہے اگر طمانیت ہے تو ذکر اللہ میں ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد ۱۲، صفحہ ۸۸۶)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”انسانی پیدائش کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی یاد اور ذکر ہے پس چونکہ اصل مقصد انسانی پیدائش کا خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے۔ جب خدا مل جاتا ہے تو کوئی جلن اور تڑپ نہیں رہتی۔ بلکہ اطمینان ہی رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کو جس قدر ترقی ملتی ہے ان کی جلن بڑھتی جاتی ہے۔ مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور جس قدر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل کا اطمینان بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنی ذات کی جستجو ہی ہماری زندگی کا اصل مقصد قرار دیا ہے۔ پس جب وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے انسان کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد 5، صفحہ 68)

Photo by: Hasoor Ahmad Eqan

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں

”اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اس کے عام معنی تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اور فلسفہ یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری و پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گو یا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الورا طاقتوں کو مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل پر کوئی ہم وغم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد 4، صفحہ 426)

فرمان

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''یہ غیر ضروری خواہشات کو پورا کرنے کی تمنا انسان کو صرف بے چینی اور مایوسی میں مبتلا کرتی ہے اور روشنی کی بجائے تاریکی کی طرف دھکیلتی ہے۔''

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 2021ء، الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 2021ء صفحہ 2)